السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں مروج ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہوجاتا ہے تو اس کے ورثاء اور دوست وغیرہ تعزیت کے لیے آتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ آہستہ آہستہ کئی ماہ تک چلتا رہتا ہے اس لیے لوگ وقت بچانے کی خاطر تین دنوں کے بعد شادی کی طرح دعوت نامے بھیج دیتے ہیں اور کسی خاص مقررہ وقت کھانے کا انتظام کرتے ہیں اور تعزیت کے لیے آنے والے لوگ اس وقت جمع ہو کر کھانا وغیرہ تناول کرنے کے بعد کچھ رقم بھی انہیں دے دیتے ہیں اس طرح کرنا کیسا ہے؟ اصل میں اس طرح کرنے سے وقت بھی بچ جاتا ہے اور ایک ہی وقت میں میت کے ورثاء فراغت پالیتے ہیں ایک مولوی صاحب کہتا ہے کہ یہ ناجائز ہے آپ تفصیل سے بیان کریں کہ کیا واقعتا یہ بات درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہئے مرنے والے کے پیچھے طعام وغیرہ پکا کر کھلانا یا گھر گھر اسے تقسیم کرنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے یہ بلاشبہ حرام اور ناجائز ہے۔ اس کے علاوہ اس غم اور پریشانی کے موقع پر شادی کی طرح رسوم ورواج کا انعقاد بھی ناجائز ہے کیونکہ احادیث نبویہ ﷺ یا سلف یا خلف سے ایسا کوئی رواج منقول نہیں۔

اس لیے اسے ضروری سمجھنا اور اس کے بعد اس کا انعقاد کرنا بدعت ہے اور اس کی دعوت عام کرنا بھی غیر درست ہے کیونکہ ایسی دعوت شادی اور خوشی کے موقعہ پر مشروع ہے نہ کہ غمی کے موقعہ پر بلکہ غمی کے موقعہ پر اس طرح کے طعام کے تیار کرنے سے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

((عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ اَن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن طعام المتبارین اَن یوکل)) ابوداود کتاب الاطعمة باب فی طعام المتبارین رقم الحدیث: ۳۷۵۳۔

((وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتباریان لایجابان طعامہما الامام احمد یعنی المتعارفین بالضیافة فخرا وریاء))

دونوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ فخر وریاء اور نام کمانے کے لیے طعام کھلانے کے لیے دعوت دی جائے تو ایسے شخص کی قبول نہ کی جائے۔

منتقی الاخبار میں ہے:

((عن جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ قال کنا نعد الاجتماع إلی أہل المیت وصنعة الطعام بعد دفنہ من النیاحہ)) (راوہ احمد)

یعنی جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اہل میت کی طرف لوگوں کو جمع ہونے اور میت کے دفن کرنے کے بعد طعام تیار کرنے نوحہ شمار کرتے تھے۔''

فتح القدیر میں ہے:

((اتخاذ الطعام من اہل المیت بدعة مستقبحة لانہ شرع فی السرور لا فی الشرور))

''یعنی اہل میت کی طرف سے طعام تیار کرنا بہت قبیح بدعت ہے کیونکہ طعام تیار کر کے لوگوں کو جمع کر کے انہیں کھلانا خوشی کے موقع پر مشروع ہے نہ کہ دکھ اور پریشانی اور غمی کے موقع پر۔''

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اہل میت کے ہاں اس طرح کے طعام تیار کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی پھر بھی وہ لوگوں کے طعنوں سے بچنے کے لیے قرضہ لے کر بھی کھانے کا اہتمام کرتے ہیں یا کچھ لوگ یتیموں کا مال (اہل میت کے ورثاء جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے ناجائز طریقے سے ضائع کرتے ہیں۔ حالانکہ مال الیتیم ظلم سے کھانا حرام ہے:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوٰلَ الْيَتٰمىٰ ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۔ (النساء: ۱۰)

''یعنی بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ لوگ حقیقت میں اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈالتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوجائیں گے۔''

حاصل مطب یہ ہے کہ یہ ایک غلط رسم ہے اور ناجائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر383

محدث فتویٰ